۹۵
۲۲۲۰
۲۰۰۹

ایک جھوٹی روایت ہے کہ

رمضان کا پہلا عشرہ رحمت

دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنم سے آزادی کا ہے

اس روایت کے بارے میں محدثین کیا کہتے ہیں پڑھیے:

امام ابوحاتمؒ کہتے ہیں کہ: ''یہ حدیث منکر ہے۔'' (العلل لابن ابی حاتم: 1/249)

امام عقیلیؒ کہتے ہیں: ''اس روایت کی کوئی اصل نہیں۔'' (الکامل: 3/1157)

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: ''اس روایت کا دارومدار علی بن زید پر ہے اور وہ ضعیف ہے۔'' (اتحاف المہرۃ: 5/561)

شیخ البانیؒ کہتے ہیں: یہ روایت باطل ہے۔'' (الضعیفہ: 871)

شیخ ابواسحاق الحوینی مصری حفظہ اللہ کہتے ہیں: ''یہ روایت باطل ہے۔'' (النافلۃ فی الاحادیث الضعیفۃ والباطلۃ: 1/29)

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۲۱/۱۵۵۴

جناب مفتیان دارالعلوم کراچی

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

جناب عالی!

ان تمام روایتوں کو احادیث و شریعت کی روشنی میں واضح کیجئے اور بندہ کی صحیح رہنمائی فرمائیے

کیا یہ حدیث قابل عمل ہے؟ اور حدیث کہہ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت درست ہے؟

شکریہ

العارض بندہ محمد طاہر ولدیت صابر علی

پتہ محمود آباد نمبر ۲ کراچی

فون نمبر 0321-2749040
0333-2452606

facebook.com/m.asim1080

00059

الجواب حامداومصلیا

سوال میں مذکورہ جملے" رمضان کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے" دراصل حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت کا حصہ ہے جو کہ درج ذیل ہے:

فی صحیح ابن خزیمة(۳/ ۱۹۱):

۱۸۸۷ ثناعلی بن حجر السعدی ثنایوسف بن زیادثناهمام بن یحی عن علی بن زیدبن جدعان عن سعیدبن المسیب عن سلمان قال خطبنارسول الله ﷺ فی آخریوم من شعبان فقال أیهاالناس قد أظلکم شهرعظیم شهرمبارک شهرفی لیلةخیرمن ألف شهرجعل الله صیامه فریضةوقیام لیله تطوعامن تقرب فیه بخصلةمن الخیر کان کمن أدی فریضةفیماسواه ومن أدی فیه فریضةکان کمن أدی سبعین فریضةفیماسواه وهوشهرالصبروالصبرثوابه الجنةوشهر المواساةوشهریزادفیه رزق المؤمن من فطرفیه صائماکان مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من الناروکان له مثل اجره من غیرأن ینتقص من اجره شیئ قالوالیس کلنانجدمایفطرالصائم فقال یعطی الله هذا الثواب من فطرصائماعلی تمرةأوشربةماء أومذقةلبن وهوشهرأوله رحمةوأوسطه مغفرةوآخرةعتق من النارمن خفف عن مملوکه غفر الله له وأعتقه من الناروإستکثروافیه من أربع خصال: خصلتین ترضون بهماربکم وخصلتین لاغنی بکم عنهمافأماالخصلتان اللتان ترضون بهماربکم فشهادةأن لااله الاالله وتستغفرونه وأمااللتان لاغنی بکم عنهمافتسألون الله الجنةوتعوذون به من النارومن أشبع فیه صائما

دار الافتاء

facebook.com/m.asim1080

سقاه اللّٰہ من حوضی شربۃ لایظما حتی یدخل الجنۃ، وھکذا فی مسند الحارث(زوائد الھیثمی ص ۱۱۲)، وھکذا فی (عمدۃ القاری ۱۰/ ۲۶۹/ وھکذا فی شعب الایمان للبیھقی ج۳/ ۳۰۵)، وھکذا فی(الترغیب وترھیب ج۲/ ۵۷)

درج بالا روایت کی سند میں علی بن زید بن جدعان نامی راوی پر اصحاب الجرح والتعدیل نے کلام کیا ہے، محدثین کے ایک فریق نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دوسرے فریق نے ان کی توثیق کی ہے لیکن مذکور راوی پر کلام کے باوجود مذکورہ روایت کو جھوٹی کہنا درج ذیل وجوہ کی بناء پر درست نہیں:

(۱) مذکورہ روایت میں علی بن زید بن جدعان نامی راوی کے متعلق محدثین حضرات کے اقوال کافی حد تک مختلف ہیں، اس اختلاف اقوال کیوجہ سے مذکورہ روایت کو بالکلیہ ساقط الاعتبار قرار دینا محدثین کے اصول کے خلاف ہے

قال ابن عدی فی الکامل فی ضعفاء الرجال (۶/ ۳۴۴):

ولعلی بن زید غیر ما ذکرت من الحدیث أحادیث صالحة، ولم أر أحدا من البصرین وغیرھم امتنعوا من الراویة عنه، وکان یغالی فی التشیع فی جملة أھل البصرة ومع ضعفه یکتب حدیثه

وفی تھذیب الکمال فی اسماء الرجال ج۷/ ۳۱

وقال الترمذی صدوق الا أنه ربما رفع الشئ الذی یرفعه غیره ....

روی له البخاری فی الادب ومسلم مقرونا بثابت البنانی والباقون

وفی "الثقات" للعجلی ص ۳۸۶ (۱۱۸۶):

علی بن زید بن جدعان بصری یکتب حدیثه، ولیس بالقوی وکان یتشیع وقال مرة لا بأس به.

وقال المنذری فی مختصر سنن أبی داود ۳/ ۳۹۶:

دار الافتاء

facebook.com/m.asim1080

علی بن زیدبن جدعان لایحتج بحدیثه

وقال الهیثمی فی مجمع الزوائد ۱۸۸/۳

علی بن زیدفیه کلام وحدیثه حسن

وقال ایضا فی (۳۶/۷)علی بن زیدبن جدعان،وهوثقةسیئ الحفظ

وقال الحافظ ابن حجر العسقلانی فی "تقریب التهذیب"ص ۴۰۱

(۴۷۳۴) علی بن زیدبن عبدالله بن زهیربن عبدالله بن جدعان

التیمی البصری أصله حجازی وهوالمعروف بعلی بن زیدبن

جدعان ینسب أبوه الی جدجده ضعیف من الرابعةمات سنةاحدی

وثلاثین وقیل قبلهابخ م ۴

وقال الامام الذهبی فی الکاشف ۴۰/۲(۳۹۱۲)

علی بن زیدبن جدعان التمی البصری الضریر أحدالحفاظ ،ولیس

بالثبت سمع سعید المسیب وجماعةوعنه شعبةوزائدةابن علیةوخلق

قال الدارقطنی :لایزال عندی فیه لین ،قال منصوربن زاذان :لمامات

الحسن،قلنالابن جدعان اجلس مجلسه مات ۱۳۱م۴

(۲) مذکورہ روایت کے لئے حضرت ابوہریرۃؓ کی درج ذیل روایت شاہد ہے

حدثناالحسن بن قثناهشام بن عمار قال ثناسلام بن سوارقثنامسلمة

بن الصلت عن الزهری عن ابی سلمةعن ابی هریرةقال قال رسول

صلی الله علیه وسلم أول شهررمضان رحمةوأوسطه مغفرةوآخره

عتق من النار(فضائل رمضان لابن ابی الدنیاص: ۲۰)

والحدیث ذکره المناوی فی "التیسیر" ۳۹۰/۱وقال:ابن أبی الدنیا

فی فضل رمضان خط وابن عساکرعن ابی هریرةباسانیدضعیفة.

حدثناابوبکرا حمدبن محمدبن اسحاق السنی الحافظ املاء

دار الافتاء

facebook.com/m.asim1080

J0062

أخبرني جماهر بن محمد القرشي حدثنا هشام بن عمار قال ثنا سلام
بن سوار قثنا مسلمة بن الصلت عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي
هريرة قال قال رسول صلى الله عليه وسلم أول شهر رمضان
رحمة واوسطه مغفرة واخره عتق من النار (موضع اوهام الجمع
والتفريق ۲/ ۱۴۹ للخطيب البغدادی.

(۳) مذکورہ روایت محققین کے نزدیک موضوع نہیں بلکہ بعض کے نزدیک سنداً ضعیف ہے جبکہ بعض کے نزدیک حسن لغیرہ ہے جیسا کہ درج بالا عبارات سے واضح ہے

(۴) مذکورہ روایت کا تعلق فضائل کے باب سے ہے اور فضائل میں اس قسم کی روایت پر عمل کیا جا سکتا ہے

وفی المرقات ۲/۸۳ :

ان الحديث ضعيف يعمل به في الفضائل ..... كماقال النووي محله الفضائل الثابتة من كتاب وسنة

درج بالا وجوہات کی بناء پر مذکورہ روایت کی نسبت آنحضرت ﷺ کی طرف کی جا سکتی ہے

....

واللہ تعالیٰ اعلم

ثاقب الدین

دار الافتاء دار العلوم کراچی

۲۲ رمضان / ۱۴۳۴ھ

۱ / اگست / ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
۲۵ / ۹ / ۱۴۳۴ھ

مفتی

نائب مفتی

دار الافتاء

facebook.com/m.asim1080